السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(قرآن کریم کو بے وضو چھونا اور پڑھنا جائز ہے کہ نہیں۔ راجح مذہب کیا ہے؟ (سائل : نورزمان۔ بنوں شہر۔ صوبہ سرحد) (۲۷ نومبر ۱۹۹۸

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

(قرآن مجید کو بلاوضوء چھونے کے بارے میں اہل علم کے دو قول ہیں۔ جواز اور عدمِ جواز۔ دلائل کے اعتبار سے ثانی الذکر قول راجح ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے : لَا يَمَسُّهُ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ (الواقعہ: ۹

:اس کو وہی ہاتھ لگاتے ہیں جو پاک ہیں۔ ''اور حدیث عمرو بن حزم میں ہے''

(اَنْ لَّا يَمَسُّ الْقُرْاٰنَ اِلَّا طَاهِرٌ۔ 'سنن الدارمی، بَابُ لَا طَلَاقَ قَبْلَ نِكَاحٍ، رقم: ۲۳۱۲، (سنن الدارقطنی، بَابٌ فِی نَهْیِ الْمُحْدِثِ عَنْ مَسِّ الْقُرْآنِ، رقم: ۴۳۷'

''رسول اللہ ﷺ نے اس کے لیے تحریر لکھی۔ قرآن پاک صرف پاک ہی چھوئے۔''

:اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا

(لَا تَمَسِّ الْقُرْاٰنَ اِلَّا وَاَنْتَ طَاهِرٌ 'المستدرک للحاکم، رقم: ۶۰۵۱، (السنن الکبرٰی للبیہقی، بَابُ نَهْیِ الْمُحْدِثِ عَنْ مَسِّ الْمُصْحَفِ، رقم: ۴۰۸'

''قرآن کو مت مس کر الّا یہ کہ تو پاک ہو۔''

اور حضرت سعد نے مسِ مصحف کے لیے اپنے بیٹے کو وضوء کا حکم دیا تھا۔ پھر جمہور اہل علم کی رائے بھی یہی ہے۔

ہاں البتہ بعض اہل علم نے بچوں کو بلاوضوء مس کی اجازت دی ہے اس لیے کہ وہ غیر مکلف ہیں۔ جب کہ بعض اس بات کے قائل ہیں کہ وضوء کرنا ضروری ہے۔ بہر صورت احتیاط کا تقاضا یہی ہے کہ بچوں کو بھی وضوء کرنا چاہیے تاکہ اکرامِ مصحف ان کے ذہنوں میں راسخ ہو یا پھر حائل (پردہ) کے ساتھ مسِّ مصحف ہو تو باوضوء اور بے وضوء سب کے لیے جائز ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد: 3، تلاوۃِ قرآن : صفحہ: 539

محدث فتویٰ